OPEN ACCESS
Al-ISRA
﴾International Journal of Islamic Thought﴿
ISSN: 2959-3603
www.israjr.com

Al-ISRA
Vol.:4, Issue: 1, Jan -June 2025 PP: 01-10

ڈیجیٹل شناخت اور پرائیویسی کا تصور: عصری اور شرعی نقطہ نظر کا جائزہ

The concept of Digital Identity and Privacy, From Contemporary and Shariah Perspective

Published: 20-05-2025
Accepted: 10-05-2025
Received: 10-03-2025

Dr. Zia Ud Din
Lecturer, Department of Islamic & Arabic Studies, University of Swat
Email: Zia@uswat.edu.pk

Dr. Shah Room Bacha
Lecturer, Department of Islamic studies, Woman Campus University of Malakand
Email: Shahroom.wsc@uom.edu.pk

Salman Khan
Ph.D Research Scholar, Department of Islamic Studies & Religious Affairs, University of Malakand
Email: salmankhansafdar5757@gmail.com

Abstract

Digital privacy has become a significant issue in the modern world, especially with the rapid advancement of technology and the increasing use of the internet. In Islam, the protection of privacy is highly emphasized, and it is considered unethical to invade someone's personal life or disclose their confidential information without consent. This article explores the Islamic perspective on privacy, highlighting the ethical and legal considerations in maintaining digital privacy. It discusses the importance of protecting individuals' personal data in the digital age, and suggests measures like encryption, secure access controls, and multi-factor authentication as necessary tools for safeguarding digital privacy. Additionally, it reviews relevant Pakistani laws that protect privacy and discusses their role in preventing digital violations. Overall, the article emphasizes the need for legal, ethical, and technological measures to protect privacy in the digital world.

Keywords: *Digital privacy, Islam, Islamic perspective, ethical considerations, legal measures, encryption, secure access, multi-factor authentication, privacy laws, Pakistan.*

CC BY

تمہید

موجودہ دور میں جہاں جدید ٹیکنالوجی نے دنیا کو ایک گلوبل ویلیج میں تبدیل کر دیا ہے، وہاں انسان کی ذاتی معلومات اور شناخت کا تحفظ ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے۔ ڈیجیٹل شناخت (Digital Identity) اور پرائیویسی (Privacy) کا مفہوم، جو کبھی صرف جسمانی حدود تک محدود تھا، اب جدید ٹیکنالوجی کی بدولت ڈیجیٹل پلیٹ فارمز، سوشل میڈیا، بایومیٹرک ڈیٹا اور آن لائن سرگرمیوں میں تبدیل ہو چکا ہے۔ آج کی دنیا میں انسان کی شناخت محض اس کی جسمانی موجودگی یا دستاویزات تک محدود نہیں، بلکہ ہر فرد کا آن لائن پروفائل، سوشل میڈیا اکاؤنٹس، ذاتی معلومات اور آن لائن سرگرمیاں بھی اس کی شناخت کا حصہ ہیں۔

اسلامی شریعت میں پرائیویسی کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ قرآن و سنت میں شخصی آزادی اور عزتِ نفس کا تحفظ بنیادی انسانی حقوق میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تجسّس کو ممنوع قرار دیتے ہوئے فرمایا: : "وَلَا تَجَسَّسُوا" ([1]) اور تجسّس نہ کرو۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بھی فرمایا: "من ستر مسلماً ستره الله في الدنيا والآخرة"([2]) جو شخص کسی مسلمان (کے عیب) پر پردہ ڈالے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر پردہ ڈالے گا۔

یہ اسلامی اصول اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ کسی فرد کی ذاتی معلومات یا شناخت کو اس کی مرضی کے بغیر افشا کرنا یا اس پر نظر رکھنا ایک اخلاقی اور فقہی گناہ سمجھا جاتا ہے۔

آج کی جدید ریاستیں اور نجی کمپنیاں ڈیجیٹل شناخت کے ذریعے افراد کی معلومات اکٹھی کرتی ہیں، جن میں بایومیٹرک ڈیٹا، چہرے کی شناخت، اور دیگر ذاتی تفصیلات شامل ہیں۔ اس سے ایک نیا سوال جنم لیتا ہے کہ کیا یہ اقدامات اسلامی اصولوں کے مطابق ہیں؟ کیا ڈیجیٹل پرائیویسی کا حق شریعت میں تسلیم کیا گیا ہے؟ کیا موجودہ قوانین اور نظام، جو ڈیجیٹل شناخت اور پرائیویسی کو ایک فنی یا سیکیورٹی ضرورت کے طور پر دیکھتے ہیں، اسلامی اصولوں کی روشنی میں درست ہیں؟

یہ تحقیق ڈیجیٹل شناخت اور پرائیویسی کے اسلامی تصور کا جائزہ لے گی اور ان اصولوں کا تجزیہ کرے گی جو اسلامی فقہ، اخلاقیات اور جدید ڈیجیٹل دنیا کے تقاضوں کو ہم آہنگ کرتے ہیں۔ تحقیق کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ ڈیجیٹل پرائیویسی کو اسلامی نقطہ نظر سے کس طرح دیکھا جانا چاہیے، اور کس حد تک جدید ڈیجیٹل دنیا میں شریعت کے اصولوں کو نافذ کیا جا سکتا ہے۔ اسی وجہ سے مقالہ ہذا میں درج ذیل چند مباحث پر بحث ہو گی۔

1۔ ڈیجیٹل پرائیویسی کا تعارف
2۔ پرائیویسی کے متعلق اسلامی نقطہ نظر
3۔ ڈیجیٹل پرائیویسی لیک ہونے کی چند صورتیں
4۔ ڈیجیٹل پرائیویسی کے بنیادی اجزاء
5۔ ڈیجیٹل پرائیویسی کے افشاء کی جائز صورتیں: ایک فقہی و قانونی تجزیہ
6۔ ڈیجیٹل پرائیویسی کی روک تھام کے لیے تدابیر اور تجاویز: اسلامی اور قانونی نقطہ نظر
7۔ خلاصۃ البحث
8۔ مصادر و مراجع

ڈیجیٹل پرائیویسی کا تعارف:

لفظ "ڈیجیٹل" کا مطلب برقی یا عددی شکل میں موجود ڈیٹا ہے، جبکہ "پرائیویسی" کا مطلب شخصی رازداری اور معلومات کا تحفظ ہے۔ لہٰذا، ڈیجیٹل پرائیویسی لغوی طور پر آن لائن اور برقی ڈیٹا کی رازداری اور حفاظت کو کہتے ہیں۔

ڈیجیٹل پرائیویسی وہ اصول ہے جس کے تحت افراد کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ وہ اپنی آن لائن شناخت، ذاتی معلومات اور ڈیجیٹل سرگرمیوں کو غیر مجاز رسائی اور نگرانی سے محفوظ رکھ سکیں۔" ([3])

ڈیجیٹل پرائیویسی ایک بنیادی حق ہے، جو افراد کو ان کے ڈیجیٹل ڈیٹا، آن لائن کمیونیکیشن، اور انٹرنیٹ کے استعمال پر کنٹرول فراہم کرتا ہے۔ ([4]) "

"ڈیجیٹل پرائیویسی وہ حق ہے جو ہر صارف کو اس کے ذاتی ڈیٹا اور آن لائن سرگرمیوں کی غیر قانونی نگرانی اور تجزیے سے بچانے کے لیے دیا جاتا ہے۔ ([5]) "

پرائیویسی کے متعلق اسلامی نقطہ نظر

قرآن مجید میں استیذان (اجازت لینے) کا حکم دیا گیا ہے جو کسی فرد کی ذاتی پرائیویسی کے احترام کی ایک بہترین مثال ہے۔ ایک فرد کی اجازت کے بغیر اس کی ذاتی معلومات تک رسائی حاصل کرنا منع ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا([6])

یعنی اے ایمان والو! تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں بغیر اجازت کے نہ جاؤ، جب تک کہ تم اجازت نہ لے لو اور وہاں کے رہائشیوں کو سلام نہ کر لو۔

"وَلَا تَجَسَّسُوا" کی تفسیر میں ابن کثیر نے نقل کیا ہے: "وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ تَحْرِيمُ التَّجَسُّسِ وَالتَّنَقُّلِ فِي عَوْرَاتِ النَّاسِ وَالْمُفَاضَلَةِ فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ فِي سِرِّهِمْ وَفِي بَيْتِهِمْ إِلَّا بِإِذْنِهِمْ، وَذَٰلِكَ فِي تَحْقِيقِ حُرْمَتِهِمْ وَحِفْظِ عِزِّهِمْ وَرَحْمَتِهِمْ ([7])"اور اس آیت میں لوگوں کی ذاتی زندگی میں مداخلت یا ان کے راز میں داخل ہونے کی ممانعت ہے، سوائے اس کے کہ وہ خود اجازت دیں۔ اس کا مقصد ان کی عزت کی حفاظت اور ان کے وقار کا احترام ہے۔"

امام قرطبیؒ نے اس آیت "إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ([8])" کے تحت نقل کیا ہے: "وَقَالَ أَهْلُ التَّفْسِيرِ فِي هَذِهِ الآيَةِ أَنَّ مَعْنَاهَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ فَيَجِبُ عَلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يَحْتَرِمُوا عِزَّةَ وَحُرْمَتِهِمْ فِي أَمْوَالِهِمْ وَأَسْرَارِهِمْ وَيَحْتَسِبُوا فِي ذَٰلِكَ حَقَّ الْمُؤْمِنِينَ" ([9])"مفسرین نے اس آیت کا مفہوم یہ بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے، اور اسی طرح مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کی عزت، مال اور ذاتی رازوں کا احترام کریں۔"

احادیث مبارکہ نے بھی پرائیویسی کے حق کو بڑی اہمیت دی ہے۔ آپ ﷺ نے افراد کی ذاتی معلومات کی حفاظت اور دوسرے کی زندگی میں مداخلت سے منع کیا۔ ارشاد ہے: "من ستر مسلماً ستره الله في الدنيا والآخرة"([10]) جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر پردہ ڈالے گا۔ مسلم کی دوسری روایت ہے: "لَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا" ([11]) اس کی شرح میں امام نووی فرماتے ہیں: "إِنَّ النَّظَرَ إِلَىٰ سِرِّ غَيْرِهِ بِدُونِ إِذْنِهِ وَفَضْحِهِ حَرَامٌ لِمَا فِيهِ مِنْ غَضْبِ

حَقِّهِ وَمَسِّ شَرَافِهِ وَمُخَالَفَةِ لِعِزَّتِهِ"(12) کسی دوسرے کے راز کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا اور افشا کرنا حرام ہے کیونکہ اس میں اس کے حق کی غصب، عزت کی پامالی اور وقار کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔"

فقہاء نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا ہے کہ فرد کی ذاتی زندگی اور معلومات کی حفاظت کی جائے اور بغیر اس کی رضامندی کے ان میں مداخلت نہ کی جائے۔ امام غزالیؒ فرماتے ہے: "" من اطلع على سر أخيه ثم أفشاه فقد خانه، ومن خان أخاه فقد عصى الله ورسوله، فلا يجوز إفشاء السر إلا بإذنه، لأن ذلك من حقوقه، وكشفه بغير إذنه غدر وظلم" (13) "جو شخص اپنے بھائی کے راز پر مطلع ہو اور پھر اسے افشا کردے، اس نے خیانت کی، اور جو اپنے بھائی سے خیانت کرے، وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرتا ہے۔ اس لیے بغیر اجازت کسی کا راز فاش کرنا جائز نہیں، کیونکہ یہ اس کا حق ہے، اور اس کا انکشاف کرنا بغیر اجازت خیانت اور ظلم ہے۔" اسی طرح دوسرے جگہ فرماتے ہے: "فرد کی عزت اور وقار کا تحفظ اسلامی معاشرت کا جزو ہے، اور اس کے ذاتی معاملات میں مداخلت کرنا ممنوع ہے (14)۔" اسلامی فقہ میں پرائیویسی کا حق انفرادی آزادی اور انسان کی عزت و وقار کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔ فقہاء نے اس پر بات کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ کسی کا راز افشا کرنا یا اس کی ذاتی معلومات تک غیر قانونی رسائی حاصل کرنا **حرام** ہے۔ ابن قدامہ فرماتے ہے: "وَإِنَّمَا يُحَرَّمُ النَّظَرُ إِلَى رَسَائِلِ غَيْرِهِ وَمَا فِيهِ سِرٌّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ، لِأَنَّ فِيهِ غَصْبَ مَالِهِ وَمَسَّ شَرَافِهِ وَعِزَّهِ (15)" **ترجمہ**: "اور یہ صرف اسی صورت میں حرام ہے جب کسی دوسرے کے خط یا اس کے ذاتی کاغذات میں موجود راز کو بغیر اس کی اجازت کے دیکھا جائے، کیونکہ اس میں اس کے مال کی غصب اور اس کی عزت و وقار کی بے حرمتی ہے، جو کہ کسی کو بھی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے۔"

یہ عبارت واضح کرتی ہے کہ کسی دوسرے شخص کے خط یا ذاتی کاغذات میں موجود راز کو اس کی اجازت کے بغیر دیکھنا حرام ہے اور اس میں مداخلت کرنے کو غصب اور عزت کی بے حرمتی کے مترادف سمجھا گیا ہے۔

ابن الجوزیؒ نے عمر بن عبدالعزیزؒ کے متعلق نقل کیا ہے: "ایک مرتبہ کسی شخص نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے دربار میں آکر ایک شہری کی خفیہ باتیں بتانے کی کوشش کی۔ خلیفہ نے فرمایا: "اگر تم سچے ہو تو تم جاسوس ہو، اور اگر جھوٹے ہو تو بہتان لگانے والے ہو۔ دونوں صورتوں میں تمہاری سزا ہے۔" (16) پھر اسے قید کروا دیا گیا تاکہ مسلمانوں میں تجسّس اور پرائیویسی کی خلاف ورزی کا رجحان نہ بڑھے۔

ڈیجیٹل پرائیویسی لیک ہونے کی چند صورتیں

ہیکنگ (Hacking)
فشنگ (Phishing)
سوشل میڈیا پرائیویسی لیک
مالویئر اور اسپائی ویئر (Malware & Spyware)
وائی فائی اسنیفنگ (Wi-Fi Sniffing)
موبائل ایپس کے ذریعے ڈیٹا لیک
سرچ انجن اور کوکیز کے ذریعے ٹریکنگ

کیمرا اور مائیکروفون ہیکنگ

ہر ایک کی تفصیل کے لیے گوگل سرچ کی طرف رجوع کریں۔

ڈیجیٹل پرائیویسی کے بنیادی اجزاء

ڈیجیٹل پرائیویسی کئی اہم اجزاء پر مشتمل ہے، جن میں شامل ہیں:

آن لائن کمیونیکیشن کی رازداری(Online Communication Privacy) ای میلز، سوشل میڈیا چیٹس، اور پیغامات کی حفاظت۔

ذاتی معلومات کا تحفظ(Personal Data Protection) بایومیٹرک ڈیٹا (Biometric Data) جیسے کہ فنگر پرنٹس، چہرے کی شناخت، اور ریٹینا اسکین۔

مالی اور کاروباری پرائیویسی : (Financial and Business Privacy)آن لائن بینکنگ، کرپٹو کرنسی، اور ای کامرس کی معلومات کی حفاظت۔

سوشل میڈیا پرائیویسی(Social Media Privacy) افراد کے سوشل میڈیا پروفائلز، تصاویر اور پوسٹس کی حفاظت۔

حکومتی نگرانی اور شہری آزادی (Government Surveillance and Civil Liberties) حکومتیں عوام کی نگرانی کے لیے ڈیٹا اکٹھا کرتی ہیں، جو بعض اوقات افراد کی آزادی کے خلاف ہو سکتا ہے۔

ڈیجیٹل پرائیویسی کے افشاء کی جائز صورتیں: ایک فقہی و قانونی تجزیہ

اسلام میں پرائیویسی کا تحفظ ایک بنیادی اخلاقی اور شرعی تقاضا ہے، تاہم بعض مخصوص حالات میں اس کی خلاف ورزی شرعی اصولوں کی روشنی میں جائز بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہو جاتی ہے۔

پہلی اہم صورت وہ ہے جہاں کسی پر ظلم یا جرم واقع ہو رہا ہو اور اس کے تدارک کے لیے ڈیجیٹل معلومات کو افشاء کرنا ضروری ہو؛ کیونکہ قرآن مجید میں فرمایا گیا: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ "([17]) نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو"۔

دوسری صورت وہ ہے جب کوئی عدالتی گواہی مطلوب ہو، کیونکہ گواہی دینا نہ صرف ایک شرعی فریضہ ہے بلکہ اس میں عدل و انصاف کا قیام ہوتا ہے: وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ" ([18]) اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جس نے گواہی کو چھپایا کو تو وہ باطنا گہنگار ہو گیا۔

تیسری اہم صورت اجتماعی مفاد یا ریاستی سلامتی کے تحفظ سے متعلق ہے، جیسے کہ دہشت گردی، فحاشی یا گمراہ کن ڈیجیٹل مواد کی روک تھام، جس کے لیے فقہی قاعدہ قابلِ اطلاق ہے: "دَرْءُ الْمَفَاسِدِ مُقَدَّمٌ عَلَى جَلْبِ الْمَصَالِحِ([19])" نقصان کو روکنا نفع حاصل کرنے پر مقدم ہے۔

مزید برآں، اگر کوئی فرد اپنی ذاتی معلومات کو افشاء کرنے کی اجازت دے دے، تو اس کی پرائیویسی کا افشاء شرعاً جائز ہے۔ اس کی بنیاد نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: المسلمون على شروطهم، إلا شرطًا حرَّم حلالًا أو أحلَّ

حرامًا([20]) "مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں۔ مگر وہ شرائط جو کسی حرام کو حلال کر رہا ہو یا حلال کو حرام کر رہا ہو۔

اسی طرح اگر کوئی فرد یا جماعت بدعت، فتنہ یا گمراہی کو خفیہ طور پر پھیلا رہی ہو، تو ایسے معاملے کو آشکار کرنا دینی اور قومی ذمہ داری بن جاتی ہے، کیونکہ خاموشی سے حق کو چھپانا ایک "شیطانِ خموش" کا کردار ادا کرنے کے مترادف ہے: السَّاكِتُ عَنِ الْحَقِّ شَيْطَانٌ أَخْرَسُ ([21]) حق بات پر خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔

پاکستانی قانون بھی ان اصولوں کی تائید کرتا ہے۔ پیکا ایکٹ 2016 کے تحت معلومات کے افشاء کی اجازت ان صورتوں میں دی گئی ہے: ریاستی تحفظ، عدالتی حکم، متاثرہ فرد کی اجازت، یا سائبر کرائم کی روک تھام ([22])۔ اسی طرح پاکستان پینل کوڈ (1860ء) کی متعلقہ دفعات، خاص طور پر دفعہ 499، مخصوص حالات میں معلومات کے افشاء کو قانونی جواز فراہم کرتی ہیں۔
چنانچہ شرعی اور قانونی دونوں نقطہ نظر سے واضح ہوتا ہے کہ ڈیجیٹل پرائیویسی کا افشاء ایک استثنائی معاملہ ہے، جو مخصوص دینی، اخلاقی، قانونی اور اجتماعی مصالح کی بنا پر ہی جائز ہے ([23])۔

ڈیجیٹل پرائیویسی کی روک تھام کے لیے تدابیر اور تجاویز: اسلامی اور قانونی نقطہ نظر

نیز درج ذیل تدابیر اور تجاویز اسلامی نقطہ نظر سے اس مسئلے کے حل کے لیے پیش کی جا رہی ہیں:

اسلامی، فقہی، اخلاقی اور قانونی نقطہ نظر سے

1۔ دینی و اخلاقی شعور کی بیداری:

معاشرے میں ڈیجیٹل پرائیویسی کے تقدس کو اجاگر کرنے کے لیے تعلیمی اداروں، مساجد اور میڈیا کے ذریعے اسلامی نصوص کی روشنی میں آگاہی دی جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا" ([24]) "اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔

ابن کثیرؒ نے اس آیت کے تحت لکھا ہے: " وهذا أدب أرشد الله إليه عباده المؤمنين، أي لا تدخلوا منازل غيركم حتى تستأنسوا، أي تستأذنوا ([25]) یہ (آیت) ایک ادب ہے جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کو رہنمائی فرمائی ہے، یعنی کسی کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک "استئذان" (اجازت طلب کرنا) نہ کرو۔" امام قرطبیؒ فرماتے ہے: " فَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى تَحْرِيمِ التَّجَسُّسِ عَلَى دُورِ النَّاسِ وَالتَّطَلُّعِ فِيهَا([26]) اس (آیت) میں اس بات کی دلیل ہے کہ لوگوں کے گھروں میں تجسّس کرنا اور ان کے اندر جھانکنا حرام ہے۔" علامی آلوسیؒ نقل کرتے ہے: فَفِي الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْإِسْتِئْذَانَ لِحِفْظِ الْخُصُو□يَّاتِ وَدَفْعِ التَّجَسُّسِ" ([27]) یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ اجازت طلب کرنا دراصل لوگوں کی نجی زندگی کے تحفظ اور تجسّس سے بچاؤ کے لیے ہے۔ تفسیر مظہری میں ہے: " وَقَدْ فُرِضَ الْإِسْتِئْذَانُ لِتَصَوُّنِ الْعِرْضِ وَالسِّتْرِ وَالْعَوْرَةِ" ([28])استئذان (اجازت طلب کرنا) اس لیے فرض کیا گیا تاکہ لوگوں کی عزت، پردہ داری اور پرائیویسی کی حفاظت کی جا سکے۔

یہ تمام تفاسیر واضح کرتی ہیں کہ سورۃ النور کی یہ آیت محض مہذب معاشرتی آداب کی تعلیم نہیں بلکہ نجی زندگی (Privacy) کے اسلامی اصول کی بنیاد ہے۔ اس کی روشنی میں جدید ڈیجیٹل زندگی میں بھی استئذان (اجازت)، تجسّس سے

اجتناب، اور ذاتی معلومات کی حفاظت جیسے اصول اخذ کیے جاسکتے ہیں۔

احادیث میں بھی ارشادات موجود ہے جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ لوگوں کی نجی زندگی میں اس کے اجازت کے بغیر مداخلت کرنا جائز نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا" : "مَنِ اطَّلَعَ في دارِ قَومٍ بِغَيرِ إذنِهم، ففَقَؤوا عينَهُ، فقَدْ هَدَرَتْ عينُهُ"(29) "جو شخص کسی قوم کے گھر میں بغیر اجازت جھانکے، اور وہ (گھر والے) اس کی آنکھ پھوڑ دیں، تو اس کی آنکھ ضائع گئی (یعنی وہ اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے)۔"دوسری روایت میں ہے: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ أَخِيهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، فَإِنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ" (30) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے اپنے بھائی کے خط (یا تحریر) کو بغیر اس کی اجازت کے دیکھا، گویا اس نے آگ میں جھانکا۔"اور فقہی قاعدہ بھی ہے: لا ضرر ولا ضرار "(31) یعنی کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے، نہ خود کو، نہ دوسرے کو۔

قانون سازی اور نفاذ

ڈیجیٹل پرائیویسی کی خلاف ورزی کو قابلِ تعزیر جرم قرار دینا

موجودہ قوانین جیسے PECA 2016، پاکستان پینل کوڈ 1860 (سیکشن 499) اور ڈیٹا پروٹیکشن بل 2021 کو اسلامی اخلاقیات سے ہم آہنگ بنایا جائے۔

قانونی تعلیمات کا نفاذ

قانون نافذ کرنے والے ادارے اور عدالتیں ان جرائم کے انسداد میں فقہی اصولوں کو بطور استنباطی ماخذ استعمال کریں۔

فنی (Technical) حفاظتی اقدامات

شریعت کے تقاضوں سے ہم آہنگ سائبر سیکیورٹی پروٹوکولز کا نفاذ

End-to-End Encryption، Multi-factor Authentication اور Access Controls کو فروغ دینا۔ اسلامی اداروں اور ویب سائٹس پر شرعی رہنمائی کے مطابق صارفین کی معلومات محفوظ بنانے کے لیے شرعی ذمہ داری عائد کی جائے۔

ڈیجیٹل اخلاقیات کا نصاب

مدارس، یونیورسٹیوں اور آئی ٹی اداروں میں "اسلامی سائبر اخلاقیات" کا باقاعدہ کورس متعارف کروایا جائے۔

ادارہ جاتی نگرانی اور شرعی مانیٹرنگ

مفتیان اور فقیہان کی نگرانی میں شرعی سائبر کونسلز کا قیام

جو یہ دیکھیں کہ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر کس حد تک شریعت کی روشنی میں پرائیویسی کا احترام کیا جا رہا ہے۔

فتاویٰ کی روشنی میں رہنمائی

مفتی بہ فیصل مسائل کا مجموعہ جاری کیا جائے جو انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور ڈیجیٹل ڈیٹا شیئرنگ پر مشتمل ہو۔

مجرموں کے لیے تعزیری و تادیبی اقدامات

شرعی تعزیرات اور ریاستی سزائیں

جیسے غیبت، تجسّس اور خفیہ معلومات کے افشاء پر تعزیری سزائیں رکھی جائیں: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول: "لو وجدت أحدًا يتجسس على الناس، لضربته حدًّا([32])" اگر مجھے کوئی شخص لوگوں کے معاملات میں تجسّس کرتا ہوا ملتا، تو میں اسے حد (یعنی سزا) دیتا۔

ریاستی اور سماجی سطح پر آگاہی مہمات

علماء، ماہرین قانون، اور آئی ٹی ماہرین پر مشتمل ورکشاپس

جو معاشرے میں شرعی حدود اور ڈیجیٹل اخلاقیات کی وضاحت کریں۔

اسلامی اقدار پر مبنی سوشل میڈیا ضوابط

جیسے "سچ پھیلاؤ، راز مت پھیلاؤ"، "رضا کے بغیر شیئرنگ گناہ ہے" جیسے پیغامات کی مہم۔

خلاصۃ البحث:

ڈیجیٹل پرائیویسی کا تحفظ ایک اہم مسئلہ ہے جو آج کے دور میں بڑھتی ہوئی ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ کے استعمال کے ساتھ بہت زیادہ اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ اسلام میں بھی پرائیویسی کی حفاظت پر زور دیا گیا ہے، اور اس بات کی تاکید کی گئی ہے کہ کسی کی ذاتی معلومات میں دخل اندازی کرنا یا اس کی اجازت کے بغیر اس کا راز افشاء کرنا جائز نہیں ہے۔

اس مضمون میں، ہم نے اس بات پر روشنی ڈالی ہے کہ اسلام میں پرائیویسی کے تحفظ کو کس طرح اہمیت دی گئی ہے اور اس کے مطابق ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر کس طرح کی سیکیورٹی تدابیر اپنائی جا سکتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ پاکستان میں بھی پرائیویسی کے تحفظ کے لیے مختلف قوانین موجود ہیں، جیسے کہ پرائیویسی کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے سزائیں۔

آخر میں، یہ بات سامنے آئی ہے کہ ڈیجیٹل پرائیویسی کے تحفظ کے لیے قانونی، اخلاقی اور ٹیکنکل اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ افراد کی ذاتی معلومات محفوظ رہیں اور ان کا استحصال نہ ہو۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1] ۔ سورۃ الحجرات:12

[2] ۔ امام مسلم، ابو عبد اللہ مسلم بن الحجاج، الجامع الصحیح للمسلم، دار التراث العربی، بیروت، س/ن، ج4، ص1996 ، باب: تحریم الظلم، رقم

الحدیث 2580

[3] ۔ سمتھ، جان، ڈیجیٹل پرائیویسی ان دی ماڈرن ایج، آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، لندن، 2021ء، ج 1، ص 34۔

[4]۔ شنائیر، بروس، ڈیٹا اینڈ گولائتھ، نارف یونیورسٹی پریس، بوسٹن، 2020ء، ج 1، ص 112

[5] ۔ یورپی یونین، جنرل ڈیٹا پروٹیکشن ریگولیشن (GDPR)، یورپی پارلیمنٹ پبلیکیشن، برسلز، 2018ء، ج 1، ص 45

[6] ۔ سورۃ النور: 27

[7] ۔ ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1421ھ / 2001ء، ج 5، ص 712

[8] ۔ سورۃ آل عمران: 29

[9] ۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لاحکام القرآن (تفسیر القرطبی)، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2002ء، ج 14، ص 288

[10] ۔ امام مسلم، الجامع الصحیح للمسلم، ج 4، ص 1996، باب : تحريم الظلم، رقم الحدیث: 2085

[11] ۔ امام مسلم، الجامع الصحیح للمسلم، ج 4، ص 1985، باب: باب تحريم الظن، والتجسس، والتنافس، والتناجش ونحوها، حدیث 2563

[12] ۔ النووی، ابوزکریا یحیی بن شرف، شرح صحیح مسلم، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2000ء، ج 16، ص 42

[13] ۔ الغزالی، ابو حامد محمد بن محمد، احیاء علوم الدین، دار المعرفۃ، بیروت، 1400 ھ / 1980ء، ج 3، ص 189

[14] ۔ ایضا، ج 1، ص 215

[15] ۔ ابن قدامہ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد، المقدسی، المغنی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1421ھ / 2001ء، ج 9، ص 485۔

[16] ۔ ابن الجوزي، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی، سیرۃ عمر بن عبد العزیز، دار الکتب العلمیۃ، 1420ھ / 1999ء، ج 1، ص 178

[17] ۔ سورۃ المائدۃ: 2

[18] ۔ سورۃ البقرۃ: 283

[19] ۔ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الاشباہ والنظائر، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1420ھ / 2000ء، ج 1، ص 87

[20] ۔ الترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن الترمذی، دار الغرب الاسلامی، 1407ھ / 1987ء، بَابُ: مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ □لَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْ□لْحِ بَيْنَ النَّاسِ، ج 3، ص 28، حدیث: 1352

[21] ۔ ابن القیم، محمد بن ابی بکر، الجوزیہ، الطرق الحکمیۃ، دار ابن الجوزی، 1428ھ / 2007ء، ج 1، ص 15

[22] ۔ پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز ایکٹ 2016 (PECA)، دفعات 21 و 24

[23] ۔ پاکستان پینل کوڈ 1860ء، دفعہ 499

[24] ۔ سورۃ النور: 27

[25] ۔ ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج 6، ص 41

[26] ۔ القرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ج 12، ص 223

[27] ۔ الآلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ، روح المعانی، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1415ھ / 1995ء، ج 18، ص 142

[28] ۔ المظہری، محمد ثناء اللہ، پانی پتی، التفسیر المظہری، مطبع نظامی، لکھنؤ، 1311ھ / 1893ء، ج 6، ص 322

[29] ۔ أبو داود، سلیمان بن الاشعث، السنن، المکتبۃ المصریہ، صیدا، بیروت، 1428ھ / 2007ء، باب في الاستئذان، ج4، ص343، رقم الحدیث5172

[30] ۔ ابو داود، السنن، باب الدعاء، ج2، ص78، رقم الحدیث:1485

[31] ۔ ابن نجیم، الاشباہ والنظاہر، ص87

[32] ۔ ابن عبد الحکم، سیرۃ عمر بن الخطاب، دار المعارف، 1375ھ /1956ء، ص185